بچوں کی تقریریں

مرتبہ مولانا محمود حسن مدظلہ

پی ڈی یف منتقل

محمد مسعود اعجازی اورنگ آبادی

رابطہ * ۷۳۸۷۱۲۷۳۵۸

اعجازی لائبریری

Scanned by CamScanner

بچوں کی تقریریں

حضرت مولانا محمود الحسن صاحب

نثار پبلیکیشنز

Scanned by CamScanner

محمد مسعود اعوان

فہرست

ضروری ہدایات ۔۔۔۔۔۔ ۴
توحید ۔۔۔۔۔۔ ۶
رسالت ۔۔۔۔۔۔ ۹
آخرت ۔۔۔۔۔۔ ۱۲
نماز ۔۔۔۔۔۔ ۱۵
روزہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۸
زکوٰۃ ۔۔۔۔۔۔ ۲۲
حج ۔۔۔۔۔۔ ۲۵
عید قرباں ۔۔۔۔۔۔ ۳۱
عید الفطر ۔۔۔۔۔۔ ۳۵
یوم جمعہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۰
شب برات ۔۔۔۔۔۔ ۴۴
شب قدر ۔۔۔۔۔۔ ۴۷
محرم ۔۔۔۔۔۔ ۵۰
حسن اخلاق ۔۔۔۔۔۔ ۵۳
ٹیلی ویژن ۔۔۔۔۔۔ ۵۶
جسمانی تربیت اور تفریحی مشاغل ۔۔۔۔۔۔ ۶۰

پنج پارہ ۲۶ تا ۳۰ مجلد اول		سورہ یٰسین سادہ جلی قلم	
پنج پارہ سیٹ مکمل مجلد چھ جلدوں میں		سورہ یٰسین کلاں جلی قلم رنگین	
۲۲ سورۃ سورہ کلاں پلاسٹک کور		سورہ یٰسین مع سورہ ملک رنگین	
۲۲ سورۃ سورہ خورد		سورہ کہف رنگین	
۲۲ سورۃ سورہ کلاں پلاسٹک مجلد		سورہ یٰسین مع تبارک الذی	
۲۲ سورۃ سورہ خورد		سورہ یٰسین ملک مزمل مع استغفار	
چوبیس سورتیں		سورہ یٰسین سورہ ملک مجلد	....
یازدہ سورہ درمیانہ		دعائے گنج العرش رنگین کلاں	
پاکستانی مجموعہ اول کلاں ۲۲×۳۶ / ۱۶		درمیانہ	.
دوم کلاں		خورد	
اول خورد ۲۰×۳۰		نماز سادہ پاکٹ سائز	
دوم خورد		نماز مترجم کلاں رنگین	
بہشتی زیور مجلد اول		درمیانہ	
فضائل اعمال مجلد اول		خورد	
دوم		منزل کلاں رنگین 2-F	
سورۃ یٰسین کلاں رنگین		درمیانہ رنگین	
درمیانہ		خورد	
خورد		قاعدہ پلاسٹک چار رنگی کلاں	-

توحید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ امّا بعد۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۰ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۰ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۰ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۰

محترم بزرگو اور بھائیو! السلام علیکم

میں کوئی مقرر نہیں ہوں کہ تقریر کرسکوں مگر چند دنوں اس مدرسہ میں رہ کر جو کچھ سیکھا ہے آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اسے غور سے سنیں۔

میں نے ابھی آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک سورت کی تلاوت کی ہے جس کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ " اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔"

محترم بزرگو اور دوستو!

جب ہم کسی مشین کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کو کسی انسان نے بنایا ہے یہ اپنے آپ نہیں بن گئی ہے۔ حالانکہ ہم نے اس بنانے والے کو نہیں دیکھا اسی طرح یہ چاند، یہ سورج، یہ ندیاں، یہ پہاڑ، یہ آسمان بھی کسی نے بنایا ہے حالانکہ بنانے والا ہم کو دکھائی نہیں دے رہا ہے اسی بنانے والے کا نام "اللہ" ہے۔

کسی اسکول کے اندر دو پرنسپل ہوں تو اسکول کا نظام نہیں چل سکتا پہلا کچھ حکم دے گا تو دوسرا اس کے خلاف کچھ اور حکم دے گا۔ اسی طرح کسی گاؤں کے دو پردھان ہوں تو گاؤں کا نظام نہیں چل پائے گا

اسی طرح اس پوری دنیا کے بھی دو یا دو سے زیادہ خدا نہیں ورنہ یہ دنیا کا نظام نہ چل پاتا۔ چاند، سورج، زمین، آسمان سب اپنے کاموں کو پابندی سے کر رہے ہیں جس سے پتہ چل رہا ہے کہ ان سب کا مالک ایک ہی ہے اور وہ اللہ رب العزت ہے۔

اسی لئے ہم مسلمان صرف اللہ کو مانتے ہیں اور ہم کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یعنی نفع نقصان پہنچانے والی اور کاموں کو بنانے اور بگاڑنے والی ذات صرف اللہ کی ہے کسی

بھی انسان یا دوسرے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ دیکھنے میں تو ایسا لگ رہا ہے کہ دنیا کے لوگ نفع اور نقصان پہنچا رہے ہیں، دولت سے نفع ہو رہا ہے، غریبی سے نقصان ہو رہا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ سب نفع اور نقصان، کاموں کا بننا بگڑنا اللہ کی طرف سے ہو رہا ہے۔

ایک چیونٹی نے کاغذ پر قلم چلتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ قلم لکھ رہا ہے جبکہ لکھنے کا کام آدمی کر رہا تھا۔ چیونٹی کو آدمی نظر نہیں آیا اسی طرح ہم دنیا کے لوگوں اور دنیا کی چیزوں سے نفع نقصان ہوتا دیکھ کر کہہ رہے ہیں کہ دنیا کے لوگ اور چیزیں کاموں کو بنا اور بگاڑ رہے ہیں۔ یعنی وہی معبود ہیں۔ جبکہ حقیقت میں معبود صرف اللہ ہے۔

اللہ ہمیں اپنی طاقت و قدرت کی سمجھ اور اپنی ذات عالی کا یقین عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

رسالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۰

صدر محترم اور حاضرین جلسہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کا شرف حاصل کیا اسی کی روشنی میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

آرٹ کے ایک امتحان میں بچوں کو ایک گلاس کی تصویر بطور نمونہ دی گئی اور کہا گیا کہ جو اس تصویر سے جتنی زیادہ ملتی جلتی تصویر بنائے گا اتنا ہی اچھا نمبر اسکو ملے گا۔

ایک طالب علم نے سوچا کہ گلاس تو بہت معمولی تصویر ہے لاؤ میں ایک کار کی تصویر بنا دوں۔ چنانچہ اس نے ایک خوبصورت سی کار بنا دی۔ جب نتیجہ آیا تو کار کی تصویر بنانے والا بچہ فیل تھا کیونکہ اس نے گلاس کی تصویر ہی نہیں بنائی۔

[illegible] ہو جائے۔

[illegible] مسلمان حضور [illegible] پر حکم عمل کر [illegible] اسی وجہ سے [illegible] اور [illegible]۔

[illegible] زمانہ اور ہر [illegible] پر چلنے کے لئے [illegible] ہے [illegible] باتوں سے [illegible] ہوں گے۔

[illegible]

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دی اور کہا کہ ایک اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ صرف اسی کا کہنا مانو اور اسی کی عبادت کرو اور محمد کو اللہ کا رسول مانو نیز میرے بتائے ہوئے طریقہ پر چلو۔ جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی باتوں کو مانا اللہ نے ان کو کامیاب کیا وہ مسلمان کہلائے اور جنہوں نے انکار کیا وہ ناکام ہو گئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے کلمہ کو دل سے مانتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ ہم ہر جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر بھی عمل کریں۔

اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پکا امتی بنائے کہ ہم آپ کے پیغام کو دنیا کے تمام انسانوں تک پہونچائیں اور خود ان پر عمل کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

آخرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد۔ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۝ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

محترم بزرگو اور دوستو! السلام علیکم

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کا شرف حاصل کیا۔ جس کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ جو دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور یہ دنیا کی زندگی متاعِ غرور ہے۔

تالاب کی ایک ننھی سی مچھلی پانی میں نرم چارہ دیکھ کر اس کی طرف لپکی اور اس چارہ کو کھانا چاہا کہ اچانک ایک بڑی مچھلی آئی اور بولی "ارے بہن! تو، ایسا نہ کر، وہ چارہ مت کھا۔ اس چارے میں ایک کانٹے دار لوہا ہے جو ایک ڈورے سے بندھا ہوا ہے۔ وہ ڈور ایک آدمی کے ہاتھ میں ہے۔ آدمی اس انتظار میں ہے کہ تو اس چارے کو کھائے، کانٹا تیرے حلق میں پھنسے اور ڈور کھینچ کر تجھ کو پانی سے باہر نکال کر تجھ کو اپنے قبضہ میں کر لے۔ پھر گھر جا کر تجھ کو کاٹ کر چھیلے اور تیس دانتوں کے بیچ تجھ کو چبائے۔ پیاری نادان بہن! میری بات

مان لے۔ یہ مصیبت مول نہ لے۔

چھوٹی مچھلی ٹھہر گئی۔ اس نے تالاب میں ادھر ادھر خوب چکر لگایا اور سوچا نہ مجھ کو کانٹا دکھائی دے رہا ہے، نہ ڈور، نہ کوئی آدمی۔ نہ تیس دانت اور نہ تیل نہ کڑاہی نہ ہی آگ۔ اور پھر میں تو بالکل آزاد ہوں ذرا سی دیر میں کہاں سے کہاں چلی جاتی ہوں۔ مچھلی سوچتی رہی، سوچتی رہی بالآخر اس سے نہ رہا گیا۔ اس نے وہ چارا نگل لیا اور پھر وہی ہوا جس کی خبر بڑی مچھلی نے دی تھی۔

اس طرح اللہ نے اپنے محبوب رسولوں کو بھیج کر انسانوں کو آگاہ کیا، کہ اے انسانو! تمہاری یہ دنیا کی زندگی ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اس کے بعد بھی ایک دنیا ہے جو کبھی ختم نہ ہونے والی ہے۔ یہ دنیا کی زندگی چند دن کی ہے، نہ جانے کب ختم ہو جائے۔ تم یہاں پر اگر اللہ اور اس کے رسول کی بات مان کر اس کے مطابق عمل کرو گے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم کو آرام کی جگہ یعنی جنت دی جائے گی اور اگر چھوٹی مچھلی کی طرح غفلت اور لاپرواہی، لالچ اور حرص سے کام لیا، رسولوں کی بات نہ مان کر اپنی سمجھ سے کام لیا اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گذاری تو ایک نہ ایک دن تم کو موت آجائے گی اور اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینا پڑے گا اور تم کو ہمیشہ کی تکلیف والی جگہ یعنی جہنم میں جانا پڑے گا۔ موت کے بعد والی زندگی کا نام ہی آخرت ہے۔

جن لوگوں نے نبیوں اور رسولوں کی بات مانی اور ان کے بتائے راستے پر چلے وہ کامیاب ہوئے اور جنہوں نے بات نہ مانی اور سرکشی کی وہ ناکام ہو گئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں لیکن آج زیادہ تر

Scanned by CamScanner

مسلمان دنیا داروں کی طرح دنیا کی زندگی میں پھنس گئے ہیں اور آخرت کو بھلا بیٹھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم پریشان ہیں۔ ہم کو آخرت کا یقین تو ہے لیکن یقین بہت ہی کمزور ہے۔ ہماری دنیا کی زندگی بن جائے۔ اس کی ہم کو بہت زیادہ فکر ہے۔ مگر ہمارا آخرت میں کیا ہوگا۔ ہم آخرت کی کتنی تیاری کر رہے ہیں، ہمیں اس کا احساس نہیں ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم کو آخرت کا پکا یقین عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دعوانا اَنِ الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین ٥

❁❁❁❁❁

نماز

الحمدُ لِلّٰہِ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عِبادِہِ الذین اصطفیٰ

فاعوذُ باللّٰہِ من الشیطٰنِ الرجیم ٥ بسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

حافظو علی الصلوٰتِ والصلوٰۃ الوسطیٰ ۃ وقوموللّٰہ قٰنتین

محترم حاضرینِ جلسہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں اصل موضوع پر کچھ عرض کروں، اس سے پہلے ایک واقعہ توجہ سے سن لیں۔

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے، شہر کوفہ میں ایک ایماندار قلی رہتا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے کے ذریعہ مناسب اُجرت پر لوگوں کا سامان لے جایا کرتا تھا۔ لوگ اُس سے بہت خوش تھے۔

ایک دن کی بات ہے۔ وہ معمول کے مطابق اپنا گھوڑا لئے ہوئے سواری کے انتظار میں کھڑا تھا۔ ایک آدمی اس کے پاس آیا جو ایک پیر سے معذور لگ رہا تھا۔ اُس نے قلی سے درخواست کی کہ مجھے فلاں مقام تک پہنچا دو۔ اُجرت طے ہوئی اور دونوں چل پڑے۔ آگے جا کر جب [illegible] آدمی نے کہا۔ اس راستے سے چلتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ یہ راستہ [illegible] ہے۔ قلی نے اس کی بات مان لی۔ چلتے چلتے راستہ میں ایک جنگل آیا۔ وہ آدمی اچانک گھوڑے سے کود کر [illegible] قلی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

قلی یہ منظر دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ اُس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ وہ نہایت عاجزی سے بولا۔ "بھائی میرا سب کچھ تم لے لو اور مجھ کو چھوڑ دو میں کسی سے تمہاری شکایت نہ کروں گا۔" مگر ڈاکو نے ایک نہ سنی اور کہا کہ "سامان تو میرا ہے ہی میں کیا کام نہیں کرتا کہ تجھے زندہ چھوڑ دوں اور بعد میں تو بدلہ لے۔" قلی نے پھر عاجزی کی کہ "اچھا مجھے دو رکعت نماز کی مہلت دے دو، پھر جو جی میں آئے کرنا۔" آدمی اس پر راضی ہو گیا۔ قلی نے فوراً نیت باندھ لی اور اللہ سے عاجزی کی۔ اُس کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو جاری ہو گئے۔ اچانک ایک دوسرا گھوڑ سوار نمودار ہوا اور اُس نے ڈاکو پر حملہ کر دیا۔ ڈاکو گرا اور تڑپنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بدن سے آگ کے شعلے نکلنے لگے اور آن کی آن میں اُس کا کام تمام ہو گیا۔

اُدھر قلی نے نماز اور دعا سے فارغ ہو کر یہ منظر دیکھا۔ اُس نے اجنبی سوار کو آواز دی مگر وہ اجنبی غائب ہو گیا اور جاتے جاتے یہ کہہ گیا کہ اب تم محفوظ ہو جہاں چاہو جاؤ۔

یہ ہے نماز اور اللہ کے سامنے گریہ و زاری کی برکت!! صحیح معنوں میں اگر ہم نماز اچھی طرح سے ادا کریں اور اللہ سے رو رو کر دُعا مانگیں تو اللہ ہماری تمام دعاؤں کو اسی طرح قبول فرمائیں گے۔

اللہ نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل امین کے ذریعے بہت سے احکامات ہم لوگوں کے لئے بھیجے مگر ایک ایسا مبارک موقع بھی آیا کہ جب اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اپنے پاس بلایا اور ہم لوگوں کے لئے بہت ہی قیمتی تحفہ آپ کو عطا فرمایا۔ اور وہ تحفہ ہے پانچ وقت کی نماز

یہ تحفہ کتنا اہم ہے کہ اللہ نے خود اپنے محبوب کو اسے دینے کے لئے اپنے پاس بُلایا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو یہ تحفہ ملا تو وہ بے حد خوش ہوئے کہ اب ہم کو اللہ سے بات کرنے اور اللہ سے ملنے کا ذریعہ معلوم ہو گیا۔ اُس وقت آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر بڑی پریشانی کے حالات تھے۔ ایسے نازک موقع پر اللہ نے یہ تحفہ عطا فرمایا۔

مگر آج ہم مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ آج ہم میں سے زیادہ تر لوگ نماز سے غافل ہیں۔ دس بارہ لوگ اگر کسی گھر میں ہیں تو صرف دو ایک لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ بعض گھروں میں تو کوئی بھی نہیں پڑھتا۔ بعض لوگ صرف جمعہ کو مسجد میں جاتے ہیں اور کچھ مسلمان ایسے بھی ہیں کہ جمعہ اور عیدین کی نماز بھی ادا نہیں کرتے افسوس! صد افسوس!!

یہ ہے ہمارا عمل۔ بھلا ہم کیسے اللہ کی مدد اور نصرت حاصل کر سکتے ہیں جبکہ دن و رات اللہ کی نافرمانیاں کر رہے ہیں۔

نماز آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ہم نماز کو ادا نہ کر کے آپ کو تکلیف پہنچا رہے ہیں۔ ہم کیسے اُمتی ہیں! ہم کتنے بڑے مجرم ہیں!!

اللہ ہماری اب تک کی کوتاہی کو معاف فرمائے۔ آمین۔ اور اس مجلس سے اُٹھنے سے پہلے ہم یہ عہد کریں کہ اب کبھی نماز نہ چھوڑیں گے اور نماز کو خوب اچھی طرح سنت کے مطابق ادا کریں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

روزہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝
یٰاَیُّھَا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۝

میرے پیارے بھائیو اور دوستو! السلام علیکم
میں نے آپ کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کا شرف حاصل کیا۔ جو کچھ پڑھا ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ"۔

ہر ایمان والے پر جس طرح نماز، زکوٰۃ اور حج فرض ہے اُسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزہ بھی فرض کیا ہے۔ یہ روزے پورے ماہِ رمضان میں ہر سال رکھے جاتے ہیں۔ روزہ بہت ہی اہم عبادت ہے۔ اس عبادت میں بڑی خیر و برکت اور بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔

صبح صادق یعنی فجر کی نماز شروع ہونے سے پہلے پہلے کچھ نہ کچھ کھا پی لیا جاتا ہے جس کو سحری کہتے ہیں۔ فجر کی نماز شروع ہونے سے پہلے ہی کھانا پینا بند کر دیا جاتا ہے اور پورا دن گزرنے کے بعد مغرب کی اذان کے وقت دوبارہ کھاتے پیتے ہیں۔ جس کو

افطار کہتے ہیں۔ افطار کے وقت ہر روزہ دار کو بہت خوشی ہوتی ہے اور اس وقت بندہ جو بھی دعا کرے وہ قبول ہوتی ہے۔

اس طرح روزہ میں پورے دن کھانے پینے سے پرہیز کیا جاتا ہے اور اُن تمام کاموں سے بچنے کی بھی کوشش کرتے ہیں جن سے اللہ نے منع کیا ہے مثلاً غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، غصہ کرنا، گالی بکنا وغیرہ۔ اس قسم کی باتوں سے روزہ ناقص ہو جاتا ہے۔

روزہ ہم کو یہ سبق دیتا ہے کہ ہم ہر وقت اللہ کے حکموں کا خیال رکھیں اسی کے مطابق عمل کریں۔ روزہ رکھنے والا ہر وقت سوچتا ہے کہ میں نے کھانا پینا چھوڑ دیا کیونکہ اس وقت میرے رب کا یہی حکم ہے۔ جب میں نے کھانا پینا اللہ کے حکم سے چھوڑ دیا ہے تو مجھ کو وہ سبھی کام چھوڑ دینا چاہئے جس میں اللہ کی ناراضگی چھپی ہے۔ لہٰذا وہ تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی کا نام تقویٰ ہے۔ تقویٰ کی یہ صفت پیدا کرنے کے لئے روزہ دار کو مسلسل ایک مہینہ کا موقع ملتا ہے۔ صحیح معنوں میں اگر روزہ کا حق ادا کیا جائے تو ہر روزہ دار متقی اور پرہیزگار بن سکتا ہے۔

رمضان کے مبارک مہینہ میں ہی قرآن پاک نازل ہوا۔ اس لئے اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے عشاء کی نماز کے بعد تراویح ہوتی ہے جس میں روزانہ تھوڑا تھوڑا قرآن پاک پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح پورے مہینہ میں کم از کم ایک بار پورا قرآن شریف سننے کو مل جاتا ہے۔

جب رمضان کا آخری عشرہ آتا ہے تو اکیسویں رات شروع ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں قیام کرتے ہیں اور رات دن عبادت میں گزارتے ہیں۔ یہ اعتکاف سنت ہے۔ عید کا چاند دیکھ کر مسجد سے باہر آتے ہیں۔

پورے ماہ روزہ رکھنے بعد عید کا چاند دکھائی دیتا ہے اور دوسرے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو عید منائی جاتی ہے۔ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے بلکہ خوب کھانے پینے کی اجازت دی گئی ہے۔ عید مسلمان کا سب سے بڑا تیوہار ہے۔ اس دن مسلمان کو کتنی خوشی ہوتی ہے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم مسلمان روزہ کا صحیح حق نہیں ادا کر پاتے اور نہ ہی قرآن پاک کا حق ادا کرتے ہیں۔ بہت سے مسلمان اس مبارک ماہِ رمضان کے روزے بنا کسی عذر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جو لوگ روزہ رکھتے بھی ہیں وہ دوسری باتوں کا خیال نہیں رکھتے۔ ہم روزہ تو رکھ لیتے ہیں اور اپنی بیویوں سے دور بھی رہتے ہیں مگر اپنی زبان کو کتنا قابو میں رکھتے ہیں؟ باوجود روزہ دار ہونے کے ہم اُسی طرح جھوٹ، گالی گلوج، سخت کلامی اور غیبت کی عادت میں مبتلا رہتے ہیں۔ روزہ کا بہانہ بنا کر کام میں سستی کرتے ہیں۔ آرام پر آرام کرتے ہیں۔ ہمارے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ہمارے ماتحت کچھ ملازم ہیں تو بات بات پر اُن پر برس پڑتے ہیں۔ روزہ کا وقت کاٹنے کے لئے ریڈیو، ٹی وی، کیرم، لوڈو اور تاش میں دل بہلاتے ہیں۔ افطار کے وقت کھانے پر ایسا ٹوٹتے ہیں جیسے بھوکا بھیڑیا بکری پر جھپٹتا ہے۔ عشاء کی نماز جیسے تیسے ادا کرتے ہیں اور تراویح میں قرآن پاک کا سننا اور غور کرنا تو دور کی بات ہے، اونگھ اونگھ کر گرتے ہیں۔ سحری کھا کر اکثر لوگ سو جاتے ہیں اور فجر کی نماز قضا کر دیتے ہیں۔ ہمارا یہ عمل رمضان اور قرآن کے ساتھ کھلواڑ نہیں تو اور کیا ہے؟

رمضان المبارک میں قرآن پاک کی زیادہ سے زیادہ تلاوت اور اس کے

مطالعہ کا اہتمام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ رمضان کے بعد بھی قرآن فہمی کے اس سلسلہ کو جاری رکھنا چاہئے اور اس کے معانی و مطالب کو سمجھ کر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ قرآن صرف طاقوں کی زینت بننے کے لئے نہیں آیا ہے بلکہ یہ اس لئے آیا ہے کہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ اس کے انقلابی پیغام کو پوری دنیا میں عام کیا جائے اور اس کے بتائے ہوئے نظام حیات کو پورے عالم میں قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

کاش کہ ہم روزہ کے پیغام کو سمجھ سکیں اور اس کے مطابق عمل کر سکیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Scanned by CamScanner

زکوٰۃ

الحمدُ للّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطفٰی
امابعد۔ فاعوذُ باللّٰہِ مِنَ الشیطٰنِ الرجیم ۰ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
اَقیمُوا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ۰

محترم بزرگو اور بھائیو!

پہلے زمانہ کے مسلمان جو بھی کام کرتے تھے ان میں دینِ اسلام کی پوری پوری جھلک نظر آتی تھی اور ان کے عمل کو دیکھ کر غیر مسلم بھائی بھی اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔ وہ ہر موقع پر اللہ کے حکموں پر ہی عمل کرتے تھے۔ اللہ کے حکموں میں ہی کامیابی ہے حفاظت و سکون ہے، اس بات کا اُن کو پکا یقین تھا۔ آج کے زمانہ میں بھی اللہ کے بہت سے بندے ایسے ہیں جو اپنے بزرگوں ہی کی طرح عمل کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں بھیونڈی میں ایک مسلمان تاجر گذرے ہیں جن کے پاس سیکڑوں پاور لوم تھے اور کپڑے کی چھپائی کا کام کرواتے تھے۔ ایک دن کارخانہ میں کام کرنے والے آدمیوں نے اُن کو آکر خبر دی کہ شہر میں زبردست آگ لگ گئی ہے۔ وہ آگ ہمارے کارخانے کے بالکل قریب آگئی ہے اور خطرہ ہے کہ چند منٹوں میں وہ آگ کارخانے کو بھی جلا کر راکھ کر دے گی۔ سیٹھ صاحب اطمینان سے بیٹھے رہے اور کہا کہ فکر نہ کرو آگ انشاء اللہ ہمارے کارخانے کو نہیں چھوئے گی کام کرنے والے

اپنی طرف سے پوری حفاظت کا بندوبست کرتے رہے لیکن آگ تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ دیر کے بعد ملازمین نے آکر خبر دی کہ واقعی کارخانے میں موجود کپڑوں اور دیگر سامانوں پر آگ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ جب کہ اس کے آس پاس کے مکانات اور کارخانے بُری طرح جل گئے۔ سیٹھ صاحب نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ میں اپنے مال کی ہر سال زکوٰۃ نکال دیتا ہوں۔ زکوٰۃ نکالنے سے مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس پر میرا پکا یقین ہے اس لئے آگ ہمارے کارخانے کو جلا نہ سکی۔

اس قسم کے بہت سے واقعات اکثر سننے میں آتے ہیں۔ اللہ کے جتنے بھی حکم ہیں وہ سب ہماری بھلائی ہی کے لئے ہے۔ انہی حکموں میں ایک حکم زکوٰۃ کا بھی ہے۔

زکوٰۃ ہر اُس مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا اس کے برابر مال ہو یا سامانِ تجارت اور وہ سال بھر اس کا مالک بنا رہے۔ زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک کرنا۔ چنانچہ زکوٰۃ نکالنے سے آدمی کا مال پاک صاف ہو جاتا ہے۔ ورنہ وہ مال ناپاک رہتا ہے، اُس مال میں برکت نہیں رہتی اور اس دولت کے برباد جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

جو لوگ زکوٰۃ نہیں نکالتے جب کہ زکوٰۃ ان پر واجب ہو، ایسے لوگوں کے لئے قرآن و حدیث میں بڑی وعید اور سخت عذاب کی دھمکی آئی ہے۔

لیکن آج مسلمان کے دل میں دنیا کی محبت بس گئی ہے۔ وہ دولت کی محبت میں پھنسا ہوا ہے۔ بہت کم مالدار مسلمان ایسے ہیں جو صحیح صحیح زکوٰۃ حساب کرکے نکالتے ہیں۔ بس یوں ہی اندازہ سے تھوڑی بہت رقم نکال کر مانگنے والوں کو بانٹ دیتے

Scanned by CamScanner

ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں حساب لگا کر زکوٰۃ نکالی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے اور تقسیم کرنے کا اجتماعی نظم ہو تو انشاءاللہ غریبی، بے روزگاری دور ہو جائے گی اور کوئی آدمی محتاج نہیں رہے گا۔ سب لوگ خوشحال ہوں، آپس میں محبت ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے مبارک زمانہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی پوری پوری ہو رہی تھی۔ بلکہ بعض لوگ مقدار واجب سے بھی زیادہ زکوٰۃ خوشدلی کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ اس زمانہ میں سب مالدار ہو گئے تھے اور ایسے آدمی کا ملنا مشکل ہو گیا تھا جو زکوٰۃ کی رقم لینے کا حقدار ہو۔

کاش وہ دن پھر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح طریقے سے زکوٰۃ نکالنے اور تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❀❀❀❀❀

حج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔
اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ
حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ○

محترم بزرگو اور دوستو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کا شرف حاصل کیا جس میں حج بیت اللہ کی اہمیت بتائی گئی ہے

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح اللہ نے مسلمانوں پر نماز روزہ اور زکوٰۃ کو فرض کیا ہے اسی طرح سے حج بھی فرائض میں داخل ہے جو مسلمان سفر حج کے تمام اخراجات برداشت کر سکتا ہو اور واپس آنے تک گھر کے اخراجات کا بھی انتظام ہو اس کے لئے حج کرنا ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

ہر سال لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے کونے کونے سے مسلمان مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ کے لئے جاتے ہیں۔ مکہ معظمہ میں جہاں آج خانہ کعبہ ہے، ہزاروں سال پہلے اس کے چاروں طرف صرف ریت ہی ریت تھی۔ کوئی سبزہ نہیں اُگتا تھا۔ دُور دُور تک پانی کا نشان نہیں تھا۔ کوئی آبادی نہیں تھی۔ اللہ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی حالت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا چاند سا بیٹا عطا فرمایا اور حکم دیا کہ اس بچے کو اور بچے کی والدہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو اسی غیر آباد علاقہ میں جاکر چھوڑ آؤ۔ بی بی ہاجرہ رض کو جب معلوم ہوا کہ یہ سب اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے تو وہ خوشی خوشی تیار ہو گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اہلیہ اور بچے کو چھوڑ آئے۔ گرمی کی شدت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاس سے تڑپنے لگے۔ بی بی ہاجرہ بے قراری کے عالم میں صفا اور مروہ نام کی دو پہاڑیوں پر چڑھ کر پانی کی تلاش کرنے لگیں اور بیچ بیچ میں بچے کو بھی آکر دیکھتیں۔ پھر اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جہاں زمین پر ایڑیوں کو رگڑ رہے تھے وہاں سے پانی کا چشمہ جاری کر دیا جس سے آج بھی آب زم زم جاری ہے۔ بی بی ہاجرہ کی اتباع میں حاجی صفا و مروہ دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرتے ہیں یعنی اسی طرح بیقراری کے عالم میں دوڑتے ہیں۔ پانی کی فراوانی کی وجہ سے دھیرے

دھیرے اُس مقام پر لوگ آکر آباد ہوتے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کچھ عرصہ کے بعد یہاں آئے تو اپنی اہلیہ اور بچوں کو خوشحال دیکھا۔ اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر اللہ کی عبادت کے لئے ایک گھر کی تعمیر شروع کی یہی وہ مبارک گھر ہے جس کو خانہ کعبہ اور بیت اللہ شریف کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو باپ بیٹے کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اس کا ذکر اپنے مقدس قرآن میں فرمایا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مبارک زبان سے یہ اعلان کروا دیا کہ دنیا کے ہر گوشہ سے لوگ یہاں آئیں اور اللہ کی عبادت کریں اور حج کا فریضہ ادا کریں۔ اللہ نے اپنے محبوب پیغمبر علیہ السلام کے تمام طریقوں کو پوری دنیا کے انسانوں سے ادا کروا کر قیامت تک کے لئے جاری و ساری کر دیا۔ حج کے دوران حاجی احرام باندھتے ہیں جو ایک خاص پہناوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس طرح خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے، اُسی طرح تمام حاجی طواف کرتے ہیں اسی طرح حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں جو کہ ایک بہت ہی متبرک پتھر ہے، مقام ابراہیم پر نماز ادا کرتے ہیں، عرفات کے میدان میں قیام کرتے ہیں

حضرت اسماعیل علیہ السلام کچھ بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر

کر رہے ہیں۔ وہ فوراً سمجھ گئے کہ اللہ کی مرضی یہی ہے کہ میں اپنے محبوب بیٹے کو اس کی راہ میں قربان کردوں۔ بیٹے سے خواب کا تذکرہ کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی کیا خوب جواب دیا کہ اباجان آپ کو جو حکم ملا ہے وہ انجام دیں انشاء اللہ آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں پائیں گے یعنی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹا دیا اور گلے پر چھری پھیر دی۔ اللہ کو یہ ادا بیحد پسند آئی۔ اللہ اپنے بندوں سے قربانی لیتے نہیں بلکہ صرف امتحان دیکھتے ہیں کہ کیا بندہ میری راہ میں قربانی دینے کو تیار ہے۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ اللہ نے ایک دنبہ بھیجا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ دُنبہ ذبح ہوا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام صحیح سلامت موجود ہیں۔ حج کے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی اس سنت کو بھی دہرایا جاتا ہے اور تمام حاجی نیز پوری دنیا کے مسلمان جانور کی قربانی کرتے ہیں۔ اور اس جذبہ کو تازہ کرتے ہیں کہ اللہ کے حکم پر ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں

حج کا منظر بہت ہی بھلا اور روح پرور ہوتا ہے۔ پوری دنیا سے مسلمان اپنے گھر بار اور رشتہ داروں اور دوستوں کو چھوڑ کر اللہ کے حکم پر اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے لبیک لبیک کی صدائیں بلند ہوتی ہیں

یعنی اے اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں۔ یہاں پر اللہ کی عظمت اور بڑائی کا احساس دل میں پیدا ہوتا ہے۔ یہاں آئے ہوئے لوگوں کے دل سب کی طرف سے صاف ہیں۔ کسی کے لئے دل میں کوئی نفرت نہیں۔ کسی سے کوئی حسد اور جلن نہیں۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا خیال تک نہیں۔ حتیٰ کہ بال کے جوں مارنے سے بھی پرہیز کر رہے ہیں۔ یہاں پر جو لوگ حاضر ہیں سب اپنی غلطیوں کی معافی مانگ کر اور سب کو معاف کر کے آئے ہیں۔ دل پاک و صاف ہیں لہٰذا عبادت میں بھی دل لگتا ہے۔ اللہ کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ سچے گناہوں پر روتے ہیں، توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ سب اس بات سے بچ رہے ہیں کہ خدا نخواستہ کسی سے ناراض ہو جائیں۔ ان کی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ ایک دوسرے کا اکرام کرتے ہیں۔ اس مجمع میں امیر بھی ہیں وزیر بھی ہیں۔ عہدے والے بھی ہیں لیکن سب اپنی حیثیت بھول کر اپنے کو اللہ کا ایک معمولی بندہ سمجھتے ہیں۔ میدان عرفات میں حاجیوں کا اتنا بڑا اجتماع روزِ محشر کی یاد تازہ کرتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے میدانِ حشر قائم ہے اور سب اپنے اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے اللہ کے حضور کھڑے ہیں۔

خانۂ کعبہ کی زیارت کرنے کے بعد حاجی مدینہ طیبہ جاتے ہیں جہاں

پورے عالم کے سردار، اللہ کے محبوب اور آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سبز گنبد کے نیچے اپنی قبر اطہر میں آرام فرما ہیں۔ وہاں پہنچ کر حاجیوں کے دل آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ ہر حاجی بڑے ادب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضر ہوتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے ہوتے ہیں۔ وہ نادم ہوتا ہے کہ میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر کما حقہٗ عمل نہ کر سکا۔ مجھ سے بڑی کوتاہی ہوئی۔ اسی حال میں وہ صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتا ہے:-

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے　　جہاں پر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے معمور ہوتا ہے اور وہ اللہ و رسول کے تمام حکموں پر چلنے کا عہد کرتا ہے

اللہ ہم سب کو حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

عید قرباں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

محترم بزرگو اور دوستو! السلام علیکم۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو دوبارہ عید الاضحیٰ کی شکل میں خوشی کا دن عطا فرمایا۔

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کی ہے جس میں اسی عید الاضحیٰ یعنی عید قرباں کے تعلق سے کچھ باتیں کہی گئی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے ایک بہت ہی برگزیدہ پیغمبر گذرے ہیں انہوں نے اللہ سے ایک فرزند کی دعا کی۔ اللہ نے بڑھاپے کی عمر میں ان کو ایک

Scanned by CamScanner

چاند سا بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت نے ان کا نام اسماعیل (علیہ السلام) رکھا۔ وہ حضرت اسماعیل سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ جیسے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر بڑھتی گئی ان کی محبت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں بڑھتی رہی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں اللہ کی بہت زیادہ محبت تھی وہ اللہ کی محبت میں سب کچھ قربان کر دینے کو تیار رہتے تھے۔ چنانچہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محبت کا امتحان لینا چاہا اور خواب میں دکھایا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے کو اللہ کی راہ میں اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ وہ سمجھ گئے کہ اللہ کا منشاء یہ ہے کہ ہماری محبت میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر دو۔ انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے خواب کا تذکرہ کیا۔ قربان جائیے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جواب پر انہوں نے جواب دیا کہ ابا جان آپ کو جو حکم ملا ہے اس پر عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ مجھ کو ثابت قدم پائیں گے۔

یہ حوصلہ مند جواب سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام منشائے الٰہی کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے پیارے بیٹے کو زمین پر لٹا کر گردن پر چھری پھیر دی۔ مگر اللہ اپنے بندوں سے قربانی لیتے نہیں، وہ تو بس اتنا دیکھتے ہیں کہ میرا بندہ میرے لئے قربانی دینے پر آمادہ ہے یا نہیں؟

چنانچہ اللہ نے اسی دم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ ایک دنبہ بھیج دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنی آنکھ پر بندھی پٹی کھولی تو دیکھا کہ ایک دنبہ ذبح ہے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام پاس کھڑے ہیں

اللہ کو اپنے محبوب پیغمبرؑ کی یہ ادا بہت پسند آئی اور آج ہم جو عید قرباں کے موقع پر جانور کی قربانی کرتے ہیں، انہی کی سنت کو ادا کرتے ہیں۔

عید قرباں اپنے ساتھ ایک بہت بڑا پیغام لاتی ہے۔

وہ پیغام یہ ہے کہ ہم ہر وقت اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہیں۔ اللہ کی محبت سب سے بڑھ کر ہو۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کی محبت میں اپنے پیارے بیٹے کو بھی قربان کرنے پر تیار ہو گئے

عید قرباں کے دن ہر مسلمان اپنی حیثیت کے مطابق نئے کپڑے پہنتا ہے اور دو رکعت نماز شکرانہ عید گاہ میں یا جامع مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اس کے بعد واپس آکر اللہ کے لئے جانور کی قربانی کرتا ہے جس کو گھر کے ایک فرد کی طرح بڑے ناز و نعمت سے پالا تھا۔ قربانی کے دن بندہ کا کوئی بھی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ پسند نہیں۔ اسی قربانی کے دوران لوگ مکہ معظمہ میں حج کے لئے جاتے

اور وہاں حج کے ارکان ادا کرتے ہیں اور جانور کی قربانی کرتے ہیں۔

قربانی ہم کو ایک اہم پیغام دیتی ہے لیکن بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم اس اہم پیغام کو بھول جاتے ہیں اور صرف کھانے پینے اور خوشیاں منانے میں رہ جاتے ہیں۔ آج جب اللہ کے دین کی نسبت پر ہم سے اپنے جان مال وقت کی قربانی مانگی جاتی ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہم دین کی مجلسوں میں تھوڑی دیر کے لئے نہیں بیٹھ پاتے تو ہم اپنی محبوب ترین چیزوں کو اللہ کے لئے کیسے قربان کر سکتے ہیں۔

اللہ ہمیں عید قربان کا پیغام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے دین کے لئے سب کچھ قربان کرنے والا بنائے آمین۔

عید الفطر

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم اَمَّا بَعد فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم اِنَّ لِکُلِّ قَومٍ عِیدًا وَّ ھٰذَا عِیدُنَا۔

محترم بزرگو اور دینی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دنیا کی سبھی قوموں میں خوشیاں منانے کے دن مقرر ہیں جن کو تہوار کہا جاتا ہے۔ اس دن لوگ اپنے اپنے طریقہ سے خوشیاں مناتے ہیں۔ اسی طرح اسلام میں بھی خوشی منانے کے لئے سال میں دو اہم دن مقرر ہیں۔ پوری دنیا کے مسلمان اس دن خوشی مناتے ہیں۔ وہ دو دن ہیں عید الفطر اور عید قربان

عید الفطر رمضان کا مہینہ ختم ہوتے ہی شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ رمضان کے پورے مہینہ میں مسلمان روزہ رکھتے ہیں، قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں اور تراویح میں قرآن پاک سنتے ہیں۔ پورے تیس دن اس طرح گذارنے کے بعد عید جیسی خوشی اور شکرانہ کا دن آتا ہے۔ اس دن

روزہ رکھنا منع ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عید کا دن خوشی کا دن ہے، ایسی خوشی کہ جس کی کوئی مثال نہیں کیونکہ اس دن سب لوگ خوش ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہ خوشی کسی کو دکھ دے کر حاصل کی گئی ہو یا اس خوشی کی وجہ سے کچھ لوگ رنجیدہ ہوں نہیں۔ ایسا نہیں، آج چھوٹا بڑا امیر غریب، عالم جاہل ہر ایک خوش ہے ہر ایک صبح صبح غسل کر رہا ہے، اپنی حیثیت کے مطابق نئے کپڑے پہن رہا ہے۔ اپنے بچوں کو بھی نئے نئے کپڑے پہنا رہا ہے۔ خوشبوئیں لگا رہا ہے، جس کو بھی دیکھ رہا ہے، مسکرا کر دیکھ رہا ہے اور خندہ پیشانی سے مل رہا ہے۔ سب خوشیوں کی بارش میں نہا رہے ہیں۔

راستے میں لوگ اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے عیدگاہ کی طرف اپنے ننھے منے بچوں کو ساتھ میں لئے ہوئے رواں دواں ہیں۔ سب کی زبانوں پر اللہ کی عظمت اور بڑائی کے نغمے جاری ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد۔

(ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔)

راستے میں قدم قدم پر فرشتے مبارکباد دے رہے ہیں، بشارتیں سنا رہے ہیں۔ آسمان پر اللہ عزوجل فرشتوں کے درمیان ہمارا ذکر کر رہا ہے فرشتوں کو گواہ بنا کر سب کی مغفرت اور بخشش کا اعلان کر رہا ہے۔

عیدگاہ میں سب لوگ ایک ساتھ عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ اپنے آقا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ مالک یہ تیرا ہی فضل و کرم اور احسان ہے کہ تو نے اتنا مبارک مہینہ ہم کو عطا فرمایا کہ جس میں تیری رحمت اور بخشش کے دروازے کھل گئے تھے، اعمال کا اجر تو نے ستر گنا بڑھا دیا تھا تو نے شب قدر جیسی عظیم رات عطا فرمائی جو کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

نماز ادا کر کے تمام مسلمان ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ بہت سے مسلمانوں میں آپس میں بول چال بند ہوتی ہے۔ عید کے دن جب ایک دوسرے کا سامنا ہوتا ہے تو سارے گلے اور شکوے بھول جاتے ہیں اور دونوں گلے مل جاتے ہیں۔ پہلے سے بھی زیادہ محبت آپس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ اپنے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب سے خوب ملاقاتیں کرتے ہیں، اپنے اپنے گھروں پر سوئیاں بنوا کر کھاتے کھلاتے ہیں۔

اللہ نے جن لوگوں کو مالدار اور صاحب نصاب بنایا ہے ان

کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس خوشی کے موقع پر صرف اپنے گھر والوں کی ہی خوشی کا خیال نہ رکھیں بلکہ اپنے پاس پڑوس اور رشتہ و خاندان میں بھی رکھیں کہ کچھ لوگ تو نہیں ہے جو کسی مجبوری کی وجہ سے کپڑے نہ بنوا سکے یا عید کے دوسرے انتظامات نہ کر سکے۔ ایسے لوگوں کی دیکھ ریکھ کیلئے ہر ملک صاحب کے اوپر صدقۂ فطر واجب کر دیا گیا ہے۔ یہ صدقہ ہر صاحب نصاب مالدار پر اپنے گھر کے تمام افراد کی طرف سے نکالنا واجب ہوتا ہے۔ یعنی جس کے پاس عید سے پہلے ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا دونوں میں سے کسی ایک کی بھی قیمت کے برابر نقد رقم یا تجارت کا سامان موجود ہے وہ ——— گیہوں یا اُس کی قیمت اپنے گھر کے ہر فرد کی طرف سے نکال کر غریب محتاج کے حوالہ کر دے۔ بہتر یہ ہے کہ عید سے پہلے ادا کر دے تاکہ غریب بھائی اور اسکے بچے عید کی خوشیاں اچھی طرح منا سکیں۔

دوسری قوموں کی طرح ہمارے یہاں خوشی منانے کا انداز الگ ہے۔ ہمارے یہاں خوشی کے موقع پر ناچ، گانا، ہنسی مذاق، بیہودگی، ہنر، فضول خرچی، چراغاں، جشن، پارٹی، تقریب، شور و غل کچھ بھی نہیں ہے اس خوشی کے موقع پر اپنے بھائیوں کی غمخواری ان سے ہمدردی ہے۔ آپس کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا ہے

اور لہو ولعب کے بجائے اللہ کی بارگاہ میں شکرانہ کی نماز ادا کرنا ہے۔ اس کے سامنے رونا اور گڑگڑانا اور اپنے گناہوں کی معافی چاہنا ہے۔

لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح خوشیاں مناتا ہے۔ عید کے اس مبارک موقع پر مسلمان اپنے واسطے اچھے اچھے ڈیزائن دار اور فیشن والے کپڑے بنوا کر اپنے غریب بھائیوں پر اپنی برتری دکھاتا ہے۔

رمضان المبارک میں روزہ کے ذریعہ ہم کو یہ تعلیم ملتی ہے کہ بےحیائی اور برائی کے قریب بھی نہ جائیں لیکن دوسرے ہی دن سینما، تھیٹر اور بازاروں میں ہم اپنا وقت گزارنے لگتے ہیں اور اس طرح خوشی مناتے ہیں کہ نماز وغیرہ بھی قضا ہو جاتی ہے۔

ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار عید الفطر آئی اور گذر گئی لیکن کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ اتنی بڑی خوشی اور شادمانی اور رحمت و بخشش کے جو پروانے عید کے موقع پر اللہ رب العزت کی طرف سے عطا ہوتے ہیں، کیا واقعی ہم اس کے مستحق ہیں اور کیا ہم عید کی خوشیاں منانے کے لائق ہیں۔

کاش کہ ہم عید الفطر کے پیغام کو سمجھ سکیں اور اس کے مطابق عمل کر سکیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۰

یوم جمعہ

الحمد للہ الذی جعل یوم الجمعۃ سید الایام والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدٍ خیرِ الانام۔

امابعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
یاایھا الذین اٰمنوا اذا نودیَ للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعَوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع ذالکم خیرٌ لکم اِن کنتم تعلمون (سورۂ جمعہ)

محترم بزرگو اور دینی بھائیو! السلام علیکم

ابھی ابھی آپ کے سامنے سورہ جمعہ کی ایک آیت کی تلاوت کی گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت بند کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

میرے محترم بھائیو! اللہ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے پاک گھر میں جمعہ کی نماز کے لئے آنے کی توفیق دی اللہ رب العزت ہمارے اس آنے کو قبول فرمائے۔ آمین

محترم بھائیو! جمعہ کا دن بہت ہی مبارک دن بتایا گیا ہے۔ اس دن کو تمام دنوں کا سردار (سیدالایام) کہا گیا ہے جس طرح سال میں دوبار عید کا دن آتا ہے

اسی طرح ہفتہ میں بھی ایک بار یعنی جمعہ کے دن؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کو عید کا دن کہا ہے۔ عید کا دن کتنا مبارک اور اہم ہوتا ہے، اس بات سے جمعہ کے دن کی اہمیت کا اندازہ لگائیے۔

اسلامی تاریخ میں جمعہ کے دن بہت سے اہم اہم واقعات ملتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ۔۔ جمعہ کے دن ہی قبول ہوئی، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی جمعہ ہی کے دن ملی۔ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی شہادت جمعہ ہی کے دن ہوئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر جمعہ کے دن ٹھہری تھی۔ قیامت بھی جمعہ کے دن ہوگی۔

اسلام میں اجتماعیت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ یعنی سب کام مل جل کر کرنا۔ اور نظم و ضبط کے ساتھ کرنا، اجتماعیت کے ساتھ اور مل جل کر کام کرنے میں اللہ کی مدد اور برکت ہوتی ہے۔ کام آسان ہو جاتا ہے۔

اسی لئے پانچوں وقت کی نماز مسجد میں آکر ایک امام کی امامت میں ادا کی جاتی ہے تاکہ اجتماعیت پیدا ہو۔ جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ بھی سبھی مسلمان ایک ساتھ رمضان کے مہینہ میں رکھتے ہیں، سحری گھر والوں کے ساتھ مل جل کر کرتے ہیں افطار مل جل کر کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کے بارے میں بھی یہ طریقہ بہتر بتایا گیا ہے کہ زکوٰۃ کے لئے ایک بیت المال قائم ہو جہاں لوگوں کی زکوٰۃ کی رقمیں آکر جمع ہو جائیں اور پھر جہاں جتنی ضرورت ہو مستحق لوگوں میں تقسیم کی جائے۔ حج بھی اجتماعی طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ عیدین کی نماز بھی اجتماعیت کے ساتھ عیدگاہ میں ادا کی جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

تمام بستی اور شہر کے مسلمانوں میں اجتماعیت پیدا کرنے کے لئے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد یا موضع کر بستی کی مرکزی مسجد میں جمعہ کے دن حاضر ہوں سب مل کر ایک ساتھ نماز ادا کریں اور اس دن کو عید کے دن کی طرح منائیں۔ صبح سے نہانے دھونے میں لگ جائیں۔ صاف ستھرے کپڑے پہنیں، گنجائش ہو تو عطر لگائیں اور جامع مسجد میں نماز کے لئے جائیں۔ نماز ادا کریں۔ ادب اور توجہ کے ساتھ امام کا خطبہ سنیں۔

جب امام صاحب خطبہ دے رہے ہوں تو اس وقت کسی سے کوئی بات چیت نہ کریں اور پھر پوری بستی کے مسلمانوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کریں۔

بہتر تو یہ ہے کہ اذان سے کچھ پہلے ہی اپنے کاروبار بند کر دیں ورنہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تب تو ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہ کریں اور فوراً کاروبار اور خرید و فروخت کو چھوڑ کر نماز کے لئے دوڑ پڑیں۔ نماز سے فارغ ہو کر پھر اپنے کاروبار میں لگ جائیں۔ اس طرح سے عمل کرنے میں اللہ کی رحمت و برکت اور مدد ہمارے ساتھ ہوگی اور ہمارے رزق میں ان شاء اللہ برکت ہوگی۔

جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر، قرآن پاک کی تلاوت اور درود شریف پڑھنے کی فضیلت آئی ہے جمعہ کے دن دعائیں بھی خوب قبول ہوتی ہیں اس لئے اس مبارک دن میں رو رو کر اور گڑگڑا کر اپنے لئے اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اتنی فضیلت کے باوجود ہمارے بہت سے ایمان والے بھائی ایسے ہیں جو اللہ

کی اس نعمت کی ناقدری کرتے ہیں اور جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے، اور جو آتے بھی ہیں تو دیر میں آتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کتنی جلدی نماز ختم ہو اور ہم باہر جائیں اور ہمارے کچھ بدنصیب بھائی ایسے بھی ہیں جو دیگر دنوں میں پانچ وقت بھی مسجد میں آکر نماز نہیں ادا کرتے۔

اللہ ہماری اب تک کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ اور آج ہی ہم عہد کریں کہ ان شاء اللہ اب جمعہ کی نماز خوب اہتمام سے ادا کریں گے۔ اور اس کے علاوہ پنجوقتہ نماز بھی مسجد میں آکر جماعت سے ادا کریں گے۔

شب برأت

الحمد للہ رب العالمین — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حٰم ٥ والکتٰب المبین - انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین
فیھا یفرق کل امر حکیم ٥ امرا من عندنا انا کنا مرسلین ٥

محترم بزرگو! اور دینی بھائیو! السلام علیکم

آپ کے سامنے قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت کی گئی جس میں اللہ رب العزت کتاب مبین یعنی قرآن کی قسم کھا کر فرما رہے ہیں کہ ہم نے اسکو برکت والی رات میں نازل کیا ہے اس رات میں ہر امر محکم کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت میں برکت والی رات سے مراد شعبان کے مہینہ کی پندرہویں رات ہے یعنی رمضان المبارک سے پندرہ دن پہلے والی رات۔ اس رات کی بڑی فضیلت اور برکت بیان کی گئی ہے۔

ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کو بڑھا دیتے ہیں عید الاضحی کی، ۱۰ ذی الحجہ تاریخ کی راتیں عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں یعنی شب برات۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات کو شب بیداری کیا کرو (یعنی رات میں عبادت، ذکر، دعا تلاوت وغیرہ کیا کرو) اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروب آفتاب کے وقت ہی سے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہے کوئی روزی چاہنے والا کہ میں اس کو روزی دوں کوئی مصیبت زدہ ہے جو عافیت کی دعا مانگے اور میں اسے عافیت دوں کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے؟ یعنی رات بھر اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا کہ اس رات میں پورے سال کے اندر مرنے والے اور پیدا ہونے والے ہر بچے کا نام لکھا جاتا ہے بندوں کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ سال بھر میں جو روزی ملنے والی ہوتی ہے وہ بھی لکھ دی جاتی ہے۔

یہ بھی فرمایا ہے کہ اس رات میں ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے اور اس میں لکھے لوگوں کی روحیں اس سال میں قبض کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔

اس رات میں زیادہ سے زیادہ عبادت اور اپنے گناہوں پر توبہ کرنی چاہئے کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں اپنی ساری مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے چند لوگوں کے جو یہ ہیں۔ مشرک یعنی کسی کو اللہ کے برابر ماننے والا، چغل خور، کینہ رکھنے والا، ظالم، شرابی، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ البتہ اگر کوئی ان سے سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ کی شان رحیمی سے امید ہے کہ ان لوگوں کی مغفرت فرما دیں گے۔ اسی لئے اس رات کا نام شب برأت رکھا گیا ہے یعنی نجات والی رات۔

Scanned by CamScanner

اس رات میں قبروں کی زیارت بھی کرنی چاہئے اور وہاں جاکر اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے اور ہمارے جو بھائی ہم سے پہلے قبروں میں پہنچ چکے ہیں ان کو ایصال ثواب اور ان کی مغفرت کی بھی دعا کرنی چاہئے۔

اللہ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اتنی برکت والی رات ہم کو عطا فرمائی لیکن دوسری نعمتوں کی طرح اس عظیم نعمت کی بھی ہم ناقدری کرتے ہیں۔ اس رات میں جہاں خاموشی کے ساتھ رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے وہاں ہم اور ہمارے بچے شور و غل، روشنی اور آتش بازی کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک آتش بازی کرتے ہیں اور سیکڑوں روپیہ آن کی آن میں برباد کر دیتے ہیں۔ گولہ بارود کی بدبو سے فضا گندی ہو جاتی ہے۔ اس رات میں کوئی اللہ کا بندہ عبادت بھی کرنا چاہے تو اس کو خلل ہوتا ہے اور خود اپنی عبادت کا نقصان تو ہوتا ہی ہے۔ اس کے علاوہ آتش بازی سے اکثر جلنے مرنے کے حادثات بھی ہو جایا کرتے ہیں۔

اللہ ہماری غلطی کوتاہی کو معاف فرمائے اور شب قدر کی رحمتوں اور برکتوں میں سے ہم کو بھی حصہ عطا فرمائے۔ آمین

شبِ قدر

الحمدُ للہ ۔ نحمدہٗ وَنصلّی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد ۔
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم
اِنّا انزلنٰہُ فی لیلۃِ القدر ٥ وما ادرٰکَ ما لیلۃُ القدر ٥
لیلۃُ القدرِ خیرٌ مِن الفِ شَھر ٥ تَنَزَّلُ المَلٰئِکۃُ
وَالرّوحُ فیھا باذنِ ربّھِم من کل اَمرٍ ٥ سلام ھِیَ حتّٰی
مَطلَعِ الفجر ٥

محترم بزرگو اور پیارے دینی بھائیو! السلام علیکم

میں نے ابھی آپ کے سامنے قرآن پاک کی سورۃ القدر کی تلاوت کی ہے جس میں اللہ ربُّ العزّت نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے۔ آپ کو خبر ہے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اس رات کو فرشتے اور جبرئیل امین اترتے ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے امر خیر لے کر اور رہتی ہے سلامتی طلوع فجر تک۔

اس مبارک سورۃ میں شب قدر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

یہ رات رمضان المبارک کی آخری دس طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے، یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ تاریخ کی راتوں میں سے کوئی ایک رات اور کچھ

لوگوں کا کہنا ہے کہ ستائیسویں رات ہے۔

رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں بہت سے لوگ مسجدوں میں اعتکاف کرتے ہیں۔ یعنی دن رات مسجد میں ہی رہتے اور زیادہ سے زیادہ عبادت، ذکر، دعا، تلاوت میں وقت گزارتے ہیں ایسے لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کو آسانی سے یہ رات مل سکتی ہے اور اس کی رحمتیں اور برکتیں یہ حاصل کر سکتے ہیں:

اس رات کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر بتائی گئی ہے۔ یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ صرف ایک رات کی عبادت میں ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب مل جاتا ہے پچھلے زمانے کی امتوں کی عمریں لمبی ہوتی تھیں اور وہ خوب عبادت کرتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عمر کم دی گئی ہے لیکن پہلے لوگوں جیسی عبادت کا ثواب یہ امت بھی حاصل کر سکتی ہے۔

شب قدر کون سی رات میں ہے، یہ متعین نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی تلاش میں کئی راتوں کو عبادت کرنے کا موقع مل جاتا ہے روایتوں میں آتا ہے کہ دو لوگ آپس میں لڑ رہے تھے انہی کی نحوست کی وجہ سے شب قدر کا تعین چھپا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو آپس میں لڑنے جھگڑنے سے بچائے۔ آمین

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر اس شخص کے لئے دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رمضان شریف کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں

کو بھی جگاتے تاکہ وہ بھی عبادت کر سکیں۔ ہمیں بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے اور خوب رو رو کر گڑگڑا کر اللہ رب العزت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

اللہ کی طرف سے تو اعلان ہوتا ہے کہ ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اس کی روزی کشادہ کر دوں، صحت مانگنے والا کہ میں اس کو صحت عطا کر دوں لہٰذا ہم اس کی پکار پر دوڑیں۔

آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ اب تک ہم سے شب قدر کی جو ناقدری ہوئی۔ وہ معاف فرمائے اور ہم کو آئندہ اس کی پوری پوری قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

❋❋❋❋❋

محرم

الحمد للہ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا تقولوا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِی سبیل اللّٰہِ امواتٌ بل احیاء و لا کن
لا تشعرون۔

محترم بزرگو اور دینی بھائیو! السلام علیکم
اسلامی مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ محرم کا ہے اور محرم کی دسویں تاریخ میں بہت اہم واقعات رونما ہوئے ہیں۔

اسی تاریخ کو حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی، اسی تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نمرود کی آگ ٹھنڈی ہوئی، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا گیا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک عظیم سلطنت کا مالک بنایا گیا اور سب سے آخر میں اسی تاریخ کو حضورؐ کے چھوٹے نواسے سیدنا حضرت حسین رضی اللہ کو شہادت نصیب ہوئی۔

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی تاریخ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے

ظلم وستم سے نجات ملی۔

لہٰذا آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہود کی مشابہت سے بچنے کے لئے ہم ایک روزہ یا تو ۹ تاریخ کو یا پھر ۱۱ تاریخ کو اور بھی رکھیں گے۔

اس لحاظ سے ہمیں محرم کی نو دس یا دس گیارہ تاریخ کو روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم پوری تاریخ کو سامنے رکھنے کے بجائے صرف واقعہ کربلا کو جانتے ہیں۔ اور اس موقع پر نوحہ، ماتم، گانا بجانا اور تعزیہ داری اور کچھ مخصوص کھانوں کے پکانے کو ہی محرم کی یادگار کے طور پر مناتے ہیں اور بقیہ باتوں کو بھول جاتے ہیں۔

سیدنا امام حسین رضؓ کی شہادت کا واقعہ ہم کو ایک اہم پیغام دیتا ہے کہ ہم کسی بھی حال میں ہوں حق اور صداقت پر قائم رہیں۔ مصائب میں صبر و استقامت سے کام لیں اور دین کے لئے ہر وقت اور ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار رہیں۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے میدان میں اپنی شہادت سے پہلے خاندان کی عورتوں کو اکٹھا کر کے یہ وصیت کی تھی کہ جب میں شہید ہو جاؤں تو تم لوگ آہ و بکا نہ کرنا۔ سینہ کوبی نہ کرنا نالہ و فریاد نہ کرنا صبر کرنا بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سیدنا امام کی یہ تعلیم ہے اور آج ہم نوحہ و بکا اور ماتم کرتے ہیں۔ دنیا کی دوسری قومیں اپنے بہادروں اور شہیدوں کی [illegible]

مقام شہادت پر ماتم اور سینہ کوبی کرتے ہیں۔ جس دین میں ناچ گانا، بجانا، ڈھول تماشہ۔ سب منع ہے اس دین کے ماننے والے محرم کا جلوس ڈھول اور تماشے کے ساتھ نکالتے ہیں۔ جلوس میں کتنے لوگوں کی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ تعزیہ داری جس کو تمام علماء اہلسنت نے حرام قرار دیا ہے، کھلے عام اس کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اور یہ سب کرکے خوشی میں ہیں کہ ہم دین کا اور ثواب کا کام کر رہے ہیں۔ اور ہم سچے عاشق رسولؐ اور عاشق حسین ہیں۔ نیز جو یہ سب نہیں کرتا اور سیدھی سادی تعلیمات پر عمل کرتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ دعائے مغفرت کرتا ہے، وہ بد دین ہے۔ اللہ ہم کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَآخرِ دعوانا اَنِ الحمدُ للہِ رَبِّ العالمین

حسن اخلاق

الحمد للہ رب العالمین۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم"

محترم بزرگو اور دینی بھائیو! السلام علیکم

ابھی ابھی میں نے آپ کے سامنے کلام پاک کی تلاوت کی ہے جس میں اللہ عزوجل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وصف کا بیان کیا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو بہتر اخلاق کا پیکر بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں اعلیٰ ترین اخلاق کے نمونے ملتے ہیں۔ آپ نے امت کو حسن اخلاق کی بہت زیادہ تعلیم عطا فرمائی ہے۔ آپ کے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ کوئی آپ کو گالی دیتا تو آپ اس کو دعا دیتے۔ کوئی برا بھلا کہتا تو مسکرا کر گزر جاتے اس کو برا بھلا نہیں کہتے۔ ایک مرتبہ آپ طائف تشریف لے گئے کہ وہاں کے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیں آپ کا پیغام سن کر وہاں کے سردار بگڑ گئے اور بہت بے رخی و ترش روئی سے پیش آئے۔ جب آپ واپس ہونے لگے تو شریر اور بدمعاش لڑکوں کو پیچھے لگا دیا کہ انھوں نے اتنا پتھر آپ پر پھینکا کہ آپ کا جسم اطہر سے خون جاری ہو گیا اور جوتے مبارک خون سے تر ہو گئے، آپ نڈھال ہو کر ایک باغ میں بیٹھ گئے۔ اللہ کی رحمت

کو جوش آیا اور ایک فرشتہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، کہا کہ آپ اگر حکم دیں تو
دونوں جانب کے پہاڑوں کو آپس میں ملا دیں اور یہ سب بستی والے اسی میں پس
جائیں۔ مگر قربان جائیے اپنے آقاؐ کے اعلیٰ اخلاق کے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ مجھے پہچانتے
نہیں ورنہ ایسا نہ کرتے، اگر یہ آج ایمان نہیں لاتے تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ان
کی نسلیں ایمان لائیں گی۔ اور ایسا ہی ہوا چنانچہ بعد میں اسی قبیلہ کے ایک نوجوان
محمد بن قاسمؒ اسلام کی دعوت لے کر ہندوستان آئے اور انہیں کی بدولت آج
ہم مسلمان ہیں۔

الٰہی رحم کر کہسار طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر
جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف انکو
بیچارے بے خبر انجان ہیں کردے معاف انکو

اسی طرح ایک بڑھیا کا واقعہ ہے۔ روزانہ آپؐ کے اوپر کوڑا کرکٹ پھینک دیتی
تھی۔ مگر آپؐ کچھ نہ کہتے اور خاموشی سے گذر جاتے۔ ایک دن وہ بیمار پڑی تو آپؐ
نے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ بیماری کی خبر پاکر آپؐ خود اس کی عیادت
کے لئے تشریف لے گئے۔ بڑھیا نے جب آپ کو اپنے پاس دیکھا تو اس نے رو رو کر
آپ سے معافی مانگی اور اسی وقت ایمان میں داخل ہوگئی۔

آج دشمنانِ اسلام نے یہ غلط خبر پھیلا رکھی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے
پھیلا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلام حسنِ اخلاق سے پھیلا ہے۔

ایک حدیث میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ مفلس

وہ نہیں ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ اور مال و دولت نہ ہو بلکہ مفلس وہ ہے جو
قیامت کے دن بہت ساری نمازیں، روزے، زکوٰۃ، حج اور تلاوت و تسبیح کا
ذخیرہ لے کر حاضر ہوگا۔ مگر کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو برا بھلا کہا ہوگا، کسی کا حق
دبایا ہوگا اس نے جو لوگوں کا حق مارا تھا اس کے بدلے میں اس کے نیک اعمال
ان کو دے دیئے جائیں گے یہاں تک کہ اس کی تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔

یہ حدیث ہم کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ ہم بندوں کے حقوق کا اور
اپنے اخلاق و معاملات کا بہت زیادہ خیال رکھیں اور اپنی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف
نہ ہونے دیں جہاں تک ہو سکے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہمارے
نیک اعمال ہمارے پاس محفوظ رہیں۔ اگر کسی کو ہم سے تکلیف پہنچ ہی جائے تو فوراً اس
سے معافی مانگ لیں کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں نہ جانے کب موت آجائے اور ہم معافی
نہ مانگ سکیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ اب تک ہم نے لوگوں سے جو بد اخلاقی کی ہے اس کو معاف
کرے اور ہم کو معافی مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ کے لئے ہم یہ عزم کریں
کہ ہم کسی کے ساتھ برا سلوک نہیں کریں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

ٹیلی ویژن

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی اَمَّا بَعد۔
اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔
وَلَا تَقرَبُوا الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنهَا وَمَا بَطَنَ ۔

محترم بزرگو اور ساتھیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ابھی ابھی میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ فحش یعنی بے حیائی اور بے شرمی کے قریب بھی نہ جاؤ۔

آج سائنس کا زمانہ ہے۔ نئی نئی چیزیں ایجاد ہو رہی ہیں۔ ان میں بہت سی چیزیں مفید اور کارآمد ہیں اور کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہے۔ پہلے تو سینما شروع ہوا پردہ پر ناچ گانے دکھلائے جاتے تھے اور دیندار اور بڑے بزرگ ایسی جگہوں پر جانے سے شرم اور جھجک محسوس کرتے تھے۔ لیکن جب سے ٹی وی کی ایجاد ہوئی ہے تب سے بے حیائی اور بے شرمی کا گویا سیلاب سا آگیا ہے اب تو تقریباً ہر گھر سینما ہال بن گیا ہے۔ اکثر گھروں میں لوگ ٹی وی لاکر لگاتے ہیں اور جب جتنا جی چاہے۔ اچھے برے پروگرام دیکھتے ہیں۔ ہوٹل اور دیگر چائے کی دوکان والے بھی اس آلہ کو اپنے یہاں لگاتے ہیں تاکہ اسی کے بہانے زیادہ سے زیادہ گاہک دوکان پر آئیں اور بکری بڑھ جائے۔

بعض اوقات ٹی وی پر کچھ اصلاحی پروگرام اور خبریں وغیرہ آتی ہیں لیکن ان کی مقدار دال میں نمک کے برابر ہے۔ انسان کا مزاج ہے کہ اس کی طبیعت برائی کی طرف زیادہ چلتی ہے۔ اس لئے ناچ گانے اور بے حیائی کے پروگرام کو لوگ زیادہ دیکھتے ہیں۔ چنانچہ آج حال یہ ہے کہ بچوں اور نوجوانوں کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ بھی بے حیائی اور بے شرمی والے پروگرام دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اصلاحی پروگرام بھی اس انداز میں پیش کئے جاتے ہیں کہ عورت کی تصویر ضرور آتی ہے یہاں تک کہ جو خبریں نشر کی جاتی ہیں ان میں بھی خبر پڑھ کر سنانے والی ایک عورت ضرور ہوتی ہے۔

آج ٹی وی پر ایسی فحش اور ننگی تصویریں آتی ہیں کہ ہر شریف انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کی نیم برہنہ تصویر اور بیوی شوہر کی طرح آپس میں ملتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ ٹی وی پر لے کرنے والوں کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ یہ نہیں سوچتے کہ ماں، باپ، بھائی بہن، بیٹی نوجوان لڑکے لڑکیاں سب ایک پروگرام کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اس طرح کے پروگرام میں نوجوان اور بچے جس انداز میں مردوں اور عورتوں کو دیکھتے ہیں اسی طرح بعد میں خود بھی عمل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج معاشرہ میں ننگاپن بڑھتا جا رہا ہے۔ نوجوان جنسی آوارگی کا شکار ہو رہے ہیں۔ لوگ اپنا زیادہ سے زیادہ فارغ وقت لہو ولعب میں گزار رہے ہیں۔ اپنے کام کا حرج کرکے لوگ دن و رات کرکٹ کا میچ ٹی وی پر دیکھتے رہتے ہیں جس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے مقصد کی بحثیں کرتے ہیں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے ہیں بازیاں لگاتے ہیں۔

ٹیلی ویژن، سینما اور ریڈیو بے پردگی
ہیں سر محشر یہ سبھی باعث شرمندگی
بے حیائی عام ہے دنیا میں ان سے آجکل
چھن گئی ہے اب بشر کی راحت و آسودگی

بچوں کا دل پڑھائی میں نہیں لگتا۔ اسکول سے آکر ہر وقت ٹی وی کے پاس بیٹھے رہتے ہیں۔ ٹی وی زیادہ دیکھنے سے بینائی یعنی آنکھ سے دیکھنے کی قوت بھی کمزور ہوتی جارہی ہے۔

ٹی وی سے متعلق کئی خبرناک واقعات ہوچکے ہیں ابھی حال ہی میں دو دوستوں کا واقعہ گذرا ہے ایک دوست ریاض میں رہتا تھا دوسرا جدہ میں۔ ان میں سے ایک کا انتقال ہوگیا اور اس نے اپنے دوست کو خواب میں دکھایا کہ اس پر سخت عذاب ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس نے بچوں کے اصرار پر گھر میں ٹی وی لاکر لگا دیا تھا۔ اس نے اپنے دوست سے گزارش کی کہ میرے گھر جاکر بچوں کو سمجھا دو کہ فوراً ٹی وی نکال دیں۔ چنانچہ وہ صبح اٹھ کر اپنے دوست کے گھر آگیا اس کے بچوں سے سارا ماجرا بیان کیا۔ مرحوم دوست کے بچے کو بڑا صدمہ ہوا اور اسی وقت ٹی وی کو اٹھا کر پٹک دیا اور وہ ٹوٹ پھوٹ گیا۔ دوسرے دن پھر مرحوم دوست خواب میں دکھائی پڑا۔ اس بار وہ کافی خوش تھا اور اس پر کوئی عذاب نہیں ہو رہا تھا۔

افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمان اس ایمان سوز برائی کی طرف مائل ہیں اپنے بچوں کے لئے گھروں میں ٹی وی لاکر لگا دیتے ہیں۔ ایک برائی تو وہ ہوتی ہیں جو خود اپنی ذات تک محدود ہوتی ہے، لیکن ٹی وی کی برائی ایسی ہے کہ اس کو نہ جانے کتنے

لوگ دیکھتے ہیں۔ اکثر گھروں میں محلے کے لوگ بھی آکر ٹی وی دیکھتے ہیں جتنے لوگ ٹی وی دیکھ کر غلط راستہ پکڑیں گے ان سب کا وبال ٹی وی لانے والے پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس لعنت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اب تک ہم نے جو غلطی کی اس کو معاف فرمائے اور آئندہ کے لئے یہ عہد کریں کہ ٹی وی کے قریب بھی نہ جائیں گے۔ اللہ ہمارے اس ارادے کو قبول فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

Scanned by CamScanner

جسمانی تربیت اور تفریحی مشاغل

الحمد للہ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ
محترم بزرگو اور دوستو! السلام علیکم

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی میں زندگی گذارنے کا بہترین نمونہ موجود ہے"۔ گویا اس بات کی طرف ہدایت ہے کہ زندگی گذارنے کا ہر طریقہ اختیار کرتے وقت ہم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ دیکھیں کہ اس سلسلہ میں آپؐ نے کیا عمل فرمایا ہے اور امت کو کیا تعلیم دی ہے۔

اسلام ایک دین فطرت ہے۔ اس میں جہاں اللہ اور بندوں کے حقوق کی تفصیل موجود ہے وہیں پر ہر انسان کے اپنے نفوس کے حقوق بھی بتا دئے گئے ہیں۔ جہاں سستی اور کاہلی کی مذمت کی گئی ہے وہیں پر اتنی سخت جسمانی و ذھنی محنت ومشقت سے بھی روکا گیا ہے جس سے آدمی کی صحت وتندرستی متاثر ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری جسمانی و ذھنی ورزشوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے بلکہ بعض جگہوں پر تاکید بھی فرمائی ہے۔

ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے۔ اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ ہر ایمان والا جسمانی و ذہنی طور پر اپنے کو صحت مند و توانا بنانے کی کوشش کرے۔

البتہ ایک بات بہت زیادہ قابل توجہ ہے وہ یہ کہ ایمان والا جو بھی کام کرتا ہے وہ ایک اعلیٰ وارفع مقصد لئے ہوئے ہوتا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ ہر عمل کا دار ومدار نیت پر ہے۔ اسی طرح جسمانی تربیت کے جو ذرائع ہمارے اسلاف نے اختیار کئے ہیں وہ محض تفریح اور دنیاوی شہرت اور نمود کے لئے نہیں اپنائے گئے جیسا کہ آج کے دور میں لوگ اپنا رہے ہیں کہ ان کے نزدیک کھیل کود یا جسمانی ورزش میں حصہ لینے کا مقصد محض دنیاوی فائدہ ہوتا ہے مثلاً ایک اچھا کرکٹر بننا، اچھا باکسر بننا تاکہ شہرت ہو اور زیادہ سے زیادہ دولت حاصل ہو۔ یا جو لوگ سیر و تفریح کے شوقین ہیں ان کا مقصد صرف تفریح ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے آج کے دور میں لوگ کرکٹ کے میچ کے پیچھے اتنے دیوانے ہو جاتے ہیں کہ اپنے کام کاج کی بھی فکر نہیں رہتی ہے۔ آفسوں میں ڈیوٹی کے اوقات میں ڈیوٹی کے کام کو روک روک کر لوگ کرکٹ دیکھتے ہیں۔ اسلام اس طرز عمل کا سخت مخالف ہے اور اس کو تضیع اوقات میں شمار کرتا ہے۔ اس نے تفریحی مشاغل کی جو بھی اجازت دی ہے اس کی حیثیت بس اتنی ہے کہ جیسے آدمی کام کرتے کرتے تھک گیا اور تھوڑی دیر آرام کر لیا تاکہ دوبارہ کام کرنے کے لئے تازگی حاصل ہو جائے کوئی عقلمند ایسا نہیں کرتا کہ صبح سے شام تک آرام ہی کرتا رہے۔

جسمانی تربیت اور تفریح کے پیچھے جو اہم مقصد کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے دین کے کام کو معاونت ملے۔ اس مقصد کے لئے کشتی، گھوڑ سواری،

Scanned by CamScanner

تیر اندازی، تیراکی، دوڑ، نشانہ بازی — وغیرہ کی مشق کی مثالیں روایتوں میں ملتی ہیں بلکہ ان پر پوری توجہ دی گئی ہے۔ اسی طرح ہمارے اسلاف کی زندگی میں بعض مواقع پر شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے شوخی، ظرافت اور طنز و مزاح وغیرہ کی بھی مثالیں ملتی ہیں۔

اس سلسلے میں چند واقعات اور مثالیں سماعت فرمائیں:۔

○ علامہ شبلیؒ نے سیرۃ النبیؐ میں لکھا ہے کہ سرورِ عالمؐ کو گھوڑے کی سواری بہت پسند تھی اور آپ ایک مثالی شہسوار تھے۔ اور آپؐ کے حکم سے گھوڑوں کی دوڑ کرائی جاتی تھی۔

○ آقا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نشانہ بازی کا بھی شوق دلایا کرتے تھے۔ آپؐ نے ایک موقع پہ فرمایا کہ اپنی قوت جس قدر مضبوط کر سکو کرو، خبردار قوت تیر اندازی میں ہے خبردار قوت تیر اندازی میں ہے۔

○ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے اپنی اولاد کو تیراکی اور تیر اندازی سکھاؤ اور ان سے کہو کہ گھوڑے پر چھلانگ لگا کر سوار ہوا کریں۔

○ صحابۂ کرام دوڑنے کی بھی مشق کیا کرتے تھے۔ سلمہ بن الاکوعؓ گھوڑے سے بھی زیادہ تیز دوڑتے تھے۔

○ نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے مشغلے بھی حضورؐ کو بہت پسند تھے اور آپ ان فنون میں مہارت رکھنے والوں کی تحسین فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ عید کے دن حبشیوں نے مسجد نبوی میں نیزہ بازی کے کرتب دکھانا چاہا آپؐ نے اجازت مرحمت فرما دی۔

○ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو کا استعمال بہت مرغوب تھا۔ جمعہ، عید، اور

شادی کے مواقع پر صحابۂ کرام میں خوشبو کے استعمال کا عام رواج تھا۔

○ ایک مرتبہ حضورؐ حضرت کعب بن مالک انصاریؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمائش کر کے دیر تک اشعار سنتے رہے اور آخر میں فرمایا۔ کفار پہ ان کی زد تیر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

○ رحمتِ عالمؐ کو راستے میں بچے کھیلتے ہوئے مل جاتے تو آپ تبسم ہو کر نہایت محبت سے انھیں سلام کرتے۔ انہیں سلام کرنے میں پہل کرنے کا موقع ہی نہ دیتے بچے بھی آپ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ جہاں آپؐ کو دیکھتے لپک کر آپ کے پاس پہنچ جاتے۔ آپؐ ایک ایک کو گود میں اٹھاتے، پیار کرتے اور کوئی کھانے کی چیز عنایت فرماتے کبھی کھجوریں، کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز۔

اس تفصیل سے ہم دیکھتے ہیں کہ دینِ فطرت میں انسان کی جسمانی و ذہنی نشو و نما کی طرف پوری توجہ دی گئی ہے۔ یہ جو واقعات بیان کئے گئے ہیں حتی الامکان معتبر روایات اور کتابوں سے لئے گئے ہیں پھر بھی اگر کہنے سننے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اللہ رحمٰن و رحیم معاف فرمائے۔ اور ہم کو ہر ہر قدم پر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

بچوں کی تقریریں

مرتبہ مولانا محمود حسن مدظلہ

پی ڈی یف ـــ منتقل

محمد مسعود اعجازی اورنگ آبادی

رابطہ * ۷۳۸۷۱۲۷۳۵۸

اعجازی لائبریری

Scanned by CamScanner